حدیثِ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم وحی ہے!

سورۃ النّساء میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"اِنَّآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ کَمَآ اَوْحَیْنَآ اِلٰی نُوْحٍ وَّ النَّبِیّٖنَ مِنْۢ بَعْدِہٖ ج وَ اَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ عِیْسٰی وَ اَیُّوْبَ وَ یُوْنُسَ وَ ھٰرُوْنَ وَ سُلَیْمٰنَ ج وَ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا"

(آیت : ۱۶۳)

"(اے نبیؐ)، ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوحؑ اور ان کے بعد کے نبیوں کی طرف وحی بھیجی تھی۔ اور ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ، اولادِ یعقوبؑ، عیسیٰؑ، ایوبؑ، یونسؑ، ہارونؑ اور سلیمانؑ کی طرف ہم نے وحی بھیجی تھی —— اور داؤدؑ کو ہم نے زبور عطا فرمائی!"

اس آیت میں اللہ ربّ العزت نے ان انبیاء علیہم السلام کا نام بھی لیا ہے جن کو بصورتِ کتاب وحی ملی —— مثلاً عیسیٰؑ کو انجیل ملی، داؤدؑ کو زبور ملی —— اور ان انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ بھی فرمایا ہے جنھیں کتاب نہیں ملی —— اگر صرف قرآنِ مجید کو پیشِ نظر رکھا جائے تو قرآنِ مجید نے بیس پچیس انبیاء و رسلؑ کے نام گنوائے ہیں اور ان میں سے صرف چار کو کتاب ملنے کی اطلاع قرآنِ کریم نے مہیا فرمائی ہے، جب کہ صحائف کے سلسلے میں صرف حضرت ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے نام سامنے آئے ہیں —— منکرینِ حدیث صرف قرآن یعنی کتاب کی صورت میں وحی کے قائل ہیں، سوال یہ ہے کہ باقی انبیاء علیہم السلام کو کون سی کتاب ملی تھی؟ حالاں کہ وحی ان کی طرف بھی آتی رہی، اور یہ اطلاع خود قرآنِ مجید دے رہا ہے —— اس سوال کا جواب صرف قرآنِ مجید کے حوالے سے مطلوب ہے؟

قرآنِ مجید واضح طور پر بتلا رہا ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کو وحی کتاب کی صورت میں بھی ملی، اور بغیر کتاب کی صورت میں بھی —— یعنی "اِنَّآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ کَمَآ اَوْحَیْنَآ" کہ "ہم نے

آپ کی طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے، جس طرح ان انبیاءؑ کی طرف وحی بھیجی تھی") کے الفاظ ذکر فرما کر یہ بھی بتلا دیا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کتاب، یعنی قرآنِ مجید کی صورت میں بھی ملی، اور بغیر کتاب کی صورت میں بھی! ـــــ تب یہ وحی، حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہیں تو اور کیا ہے؟ بالخصوص جب کہ قرآنِ مجید ہی یہ بھی بتلا رہا ہے کہ:

"وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى ۝" (النجم: ۳-۴)

"اور یہ نبیؐ خواہشِ نفس کے تحت نہیں بولتے، بلکہ وہ تو وحی ہے جو آپؐ کی طرف بھیجی جاتی ہے!"

پس قرآنِ کریم کو ماننے کا تقاضا یہ ہے کہ حدیثِ رسولؐ کو بھی وحی مانا جائے، لیکن جو شخص "صرف قرآن" کا قائل ہے اور حدیث کو نہیں مانتا، وہ خود قرآنِ کریم کا بھی انکاری ہے اور "صرف قرآن" سے عقیدت کے پردے میں دھوکہ بازی کا مرتکب ہو رہا ہے!

سورۃ التحریم میں ارشاد ہوا:

"وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلٰى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا ج فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ج فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هٰذَا ط قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ۝" (التحریم: ۳)

یعنی نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک راز کی بات اپنی ایک زوجہ محترمہ کو بتائی، لیکن یہ بات انھوں نے آگے پہنچا دی ـــــ اللہ ربّ العزت نے آپؐ کو اس سے آگاہ فرمایا تو آپؐ نے یہ بات اپنی اس زوجہ محترمہ کو کچھ تو جتلا دی اور کچھ نہ جتلائی ـــــ اس پر انھوں نے پوچھا، آپؐ کو یہ (بات آگے پہنچانے کی اطلاع) کس نے دی ہے؟ آپؐ نے فرمایا، مجھے علیم وخبیر نے اس کی اطلاع دی ہے!"

آیت میں "نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ" کے الفاظ قابلِ غور ہیں ـــــ پورے قرآنِ مجید میں اس اطلاع پر مبنی الفاظ موجود نہیں ہیں، لیکن آپؐ کو یہ اطلاع بہر حال ملی، جس کی خبر خود قرآنِ مجید دے رہا ہے ـــــ تب یہ اطلاع کس ذریعے سے آپؐ کو ملی، اور یہ ذریعہ وحیِ الٰہی نہیں تو اور کیا ہے؟ ـــــ معلوم ہوا کہ قرآنِ مجید کے علاوہ بھی آپؐ کی طرف وحی آتی تھی ـــــ منکرینِ حدیث سوچیں کہ وہ حدیث کا انکار کر کے وحی کا انکار کر رہے ہیں، اور "صرف قرآن" کا نعرہ بلند کر کے خود قرآنِ کریم ہی سے انکار کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

(جاری ہے)